Regd No. L.5254 — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲/۱-۲

یوم سہ شنبہ

۱۶ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ — ۱۸ فتح ۱۳۳۰ ھش — ۱۸ دسمبر ۱۹۵۱ء — نمبر ۲۹۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۷ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ!

لاہور ۱۷ دسمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت بھی بفضلہ اچھی ہے۔ ثم الحمدللہ!

وزیر خارجہ پاکستان آ رہے ہیں

کراچی ۱۷ دسمبر۔ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان حکومت سے صلاح مشورہ کیلئے عنقریب پیرس سے کراچی آ رہے ہیں آپ ۱۹ دسمبر کو یہاں پہنچیں گے۔

سوڈان میں استصواب سے متعلق مصری تجویز کا خیر مقدم، ایک اور پارٹی کی طرف سے حمایت کا اعلان

خرطوم ۱۷ دسمبر۔ مصر نے سوڈان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کیلئے استصواب رائے عامہ کی جو تجویز پیش کی ہوئی ہے سوڈان میں اس کا بیاد خیر مقدم کیا جا رہا ہے اب تک اس تجویز کو وہاں کی تین بڑی سیاسی پارٹیوں کی حمایت حاصل ہو چکی ہے۔ اشیقہ پارٹی اور امہ پارٹی تو پہلے ہی اسکی حمایت کرنے کا اعلان کر چکی ہیں اب ایک اور پارٹی نے جو سوڈان کے قومی محاذ" کے نام سے مشہور ہے اعلان کیا ہے کہ وہ بھی اس تجویز کی پرزور حمایت کرتی ہے۔ چنانچہ اس پارٹی کی طرف سے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹرگوے لی کو ایک تار کے ذریعہ اطلاع دی گئی ہے کہ وہ بھی اس بات کے حق میں ہے کہ سوڈان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی نگرانی میں رائے شماری کرائی جائے۔ تار میں مزید لکھا ہے کہ اس امر سے تو کسی سوڈانی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ خود سوڈانیوں کو اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کرنے کا حق ملے۔

سندھ کا وزارتی بحران

گورنر سندھ آج ایک اہم اعلان کریں گے

کراچی ۱۷ دسمبر۔ گورنر سندھ ہز ایکسیلنسی دین محمد نے سندھ میں وزارتی بحران کو دور کرنے کے سلسلے میں آج گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد سے ملاقات کی ملاقات کے بعد انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وہ وزارتی بحران کے بارے میں کل ایک اہم اعلان کریں گے۔

درگئی میں پن بجلی کا کارخانہ

آئندہ سال کے وسط تک چالو ہو جائیگا

پشاور ۱۷ دسمبر۔ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خاں نے کہا ہے کہ پن بجلی کے درگئی پراجیکٹ کے تحت بیس ہزار کلو واٹ بجلی پیدا کرنے والا کارخانہ آئندہ سال کے وسط تک کام شروع کر دے گا۔ اس امر کا انکشاف انہوں نے کابینہ کے حلف اٹھانے کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران میں کیا۔ نئے وزراء سے حلف قصر حکومت میں آج صبح گورنر سرحد ہز ایکسیلنسی خواجہ شہاب الدین نے اٹھوایا۔ حلف اٹھانے کی رسم ادا ہونے کے فوراً بعد کابینہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔

پنجاب اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر کا انتخاب

آج عمل میں آئے گا

لاہور ۱۷ دسمبر۔ آج سہ پہر پنجاب اسمبلی نے اپنے ایک اجلاس میں چار بل اور چھوٹے تفریحی ٹکٹوں پر ٹیکس میں تخفیف کا ایک حکم منظور کیا۔ اس نئے حکم کے تحت دو آنے کے ٹکٹ تک کوئی تفریحی ٹیکس وصول نہیں کیا جائیگا۔ دو آنے کی مالیت سے لے کر چار آنے کی مالیت والے ٹکٹوں پر ٹیکس کی شرح ایک آنہ فی ٹکٹ ہوگی۔ موجودہ قواعد کے مطابق چار آنے تک تمام ٹکٹوں پر بلا استثناء ایک آنہ بطور تفریحی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ ایک بل کی رو سے سبورڈینیٹ جج کا نام سول جج میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ مؤخر الذکر زیادہ موزوں اور باوقار نام ہے ایک اور بل کے تحت یہ منظور کیا گیا تھا کہ آئندہ قانون اعلان کی جائے گی۔ اس میں شامل ہے و گو شامل نہیں کیا جائیگا۔ تاوقتیکہ اس کا انتقال خاص طور پر مذکور نہ ہو باقی دو بلوں میں "پنجاب جنرل کلاز بل" اور "پنجاب کورٹ فیس بل" شامل تھے۔ سوالوں کے وقفہ کے بعد سپیکر نے اعلان کیا کہ ڈپٹی سپیکر کا انتخاب کل عمل میں آئیگا۔

قائد ملت کے قتل کی تحقیقات کرنیوالے کمیشن کا اجلاس

راولپنڈی ۱۷ دسمبر۔ قائد ملت خان لیاقت علی خاں کے قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کا ایک ہفتہ کے وقفہ کے بعد یہاں آج پھر اجلاس ہوا۔ کمیشن نے آج کے اجلاس میں قاتل سید اکبر کے اگست میں مری جانے کے متعلق گواہوں کے بیانات سنے۔ آج کے اجلاس میں مری کے متعدد گواہوں کے علاوہ ایڈووکیٹ جنرل سرحد کی درخواست پر ڈپٹی کمشنر ہزارہ کو دوبارہ طلب کیا گیا۔ ان کی شہادت اس سے قبل بھی قلمبند ہو چکی تھی۔ آج ایک گواہی بند کمرے میں بھی ہوئی۔ کمیشن کا اجلاس کل پھر ہوگا۔

پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد

لاہور ۱۷ دسمبر۔ پنجاب یونیورسٹی کا سالانہ کنووکیشن آئندہ ہفتہ کے روز ہوگا۔ پاکستان میں لنکا کے ہائی کمشنر مسٹر ڈی بی جایا خطبہ پڑھیں گے۔ اور گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔

شام کی نئی حکومت کو تسلیم کرنیوالے ممالک

دمشق ۱۷ دسمبر۔ دمشق میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اب تک جن ملکوں نے شام کی نئی حکومت کو تسلیم کیا ہے ان میں امریکہ۔ برطانیہ فرانس۔ بلجیم۔ اٹلی۔ ترکی اور سعودی عرب شامل ہیں۔

سمجھوتہ آج بھی نہ ہو سکا

ٹوکیو ۱۷ دسمبر۔ کوریا میں پن منجام کے مقام پر جنگی قیدیوں کے تبادلہ اور عارضی صلح کے سمجھوتہ کے متعلق دونوں کمیٹیوں کا آج پھر علیحدہ علیحدہ جلسہ ہوا۔ لیکن دونوں ہی کسی نتیجہ پر پہنچنے میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ اجلاس کے بعد اتحادیوں کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ کمیونسٹوں نے قیدیوں کی تعداد وغیرہ کے متعلق معلومات بہم پہنچانے سے پھر انکار کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے قیدیوں کے تبادلے کے بارے میں سمجھوتہ کی تفصیلات طے کی جائیں۔ اس کے بعد وہ معلومات بہم پہنچائیں گے۔ دونوں کمیٹیوں کا اجلاس کل پھر ہوگا۔

رنگون ۱۷ دسمبر۔ آج یہاں باغیوں سے تعلق رکھنے کے شبہ میں دو سو افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

سمجھوتہ کی کوششیں جاری رکھئے!

پیرس ۱۷ دسمبر۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے چاروں بڑی طاقتوں پر زور دیا ہے کہ وہ تخفیف اسلحہ کے سلسلے میں مکمل سمجھوتہ کے متعلق اپنی کوششیں برابر جاری رکھیں۔

ایڈن، صلاح الدین سے آج ملیں گے

پیرس ۱۷ دسمبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل اور وزیر خارجہ مسٹر ایڈن آج لنڈن سے یہاں پہنچ گئے وہ اہم بین الاقوامی مسائل پر فرانسیسی حکام سے تبادلہ خیالات کریں گے مسٹر ایڈن کل مصر کے وزیر خارجہ صلاح الدین پاشا سے ملاقات کر رہے ہیں۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ برطانیہ اب مصر کے بہت کچھ مطالبات ماننے کیلئے تیار ہے اور اس بدلے ہوئے رویہ کے پیش نظر ہی دونوں وزراء ایک دوسرے سے ملنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

قافلہ قادیان کی تعداد میں کمی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے ربوہ)

(۱) چونکہ آخری وقت پر آکر حکومت ہندوستان نے قافلہ قادیان کی تعداد میں پچاس کی کمی کر دی ہے۔ اور ایک سو افراد کی منظوری نہیں دی۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب قافلہ میں صرف پچاس افراد جا سکیں گے اس کے نتیجہ میں فہرست کی نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ اور جن اصحاب کے نام کاٹے جائیں گے۔ انہیں علیحدہ خط کے ذریعہ اطلاع بھجوا دی جائیگی۔ ایسے اصحاب لاہور پہنچنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ اور ہمیں معاف فرمائیں۔ کیونکہ یہ تبدیلی ایک خاص مجبوری کے ماتحت کی جا رہی ہے۔

(۲) نیز قافلہ میں جانے والے اصحاب یہ بات بھی نوٹ کر لیں۔ کہ اب قافلہ لاہور سے ۲۵ر دسمبر کی صبح کو روانہ ہونے کی بجائے انشاء اللہ ۲۴ر دسمبر بروز پیر سہ پہر کے وقت روانہ ہوگا۔ اس لئے جانے والے دوستوں کو ۲۴ر دسمبر کی صبح تک ضرور لاہور پہنچ جانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سب دوستوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور خیریت سے لے جائے۔ اور خیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس لائے آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۵/۱۲/۵۱

ماشکیوں کی فوری ضرورت

امسال جلسہ سالانہ کے لئے سقوں کی غیر معمولی قلت ہے۔ اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے پر زور اپیل کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک کر کے ہمیں فوری طور پر اطلاع دیں۔ کہ وہ ہمیں کتنے سقے اس جلسہ پر دے سکیں گے۔ علاوہ کھانے کے ان سقوں کو مناسب اجرت بھی دی جائیگی یہ موقع ان کے لئے ہم خرما و ہم ثواب کا موجب ہوگا۔ (افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

ضروری اعلان

احباب جماعت احمدیہ دور و نزدیک سے ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ کو لکھ رہے ہیں۔ کہ ان کے لئے ایک کمرہ ایک خیمہ یا ایک چھولداری کا ہی انتظام جلسہ سالانہ پر کیا جائے۔ ایسے تمام خطوط افسر جلسہ سالانہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کی خدمت میں بھیجے گئے ہیں۔ مزید یاد دہانی اگر ان کی طرف سے جواب نہ ملے انہی کو کی جائے۔ اس طرح وقت بچے گا۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جلسہ سالانہ اور خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کی وہ مجالس جن کے ذمہ کسی قسم کا بقایا ہے۔ جلسہ سالانہ پر آتے ہوئے اپنے بجٹ کے مطابق چندوں کی رقوم دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کرا دیں۔ چندہ مجلس چندہ سالانہ اجتماع اور چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ۔ مجالس کو اپنا بجٹ بروقت پورا کرنا چاہیئے۔ وقت پر روپیہ نہ آنے کی وجہ سے مجلس کو اپنے کام اور اپنی سکیمیں روکنی پڑتی ہیں۔

امید ہے وہ مجالس جن کے ذمہ کسی قسم کا بھی بقایا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے بقایے صاف کر دیں گی۔ اس غرض کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ جلسہ گاہ کے نزدیک بھی کھولی جا رہی ہے۔ (نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان برائے حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ

حصہ داران اسلام پور اسٹیٹ کا ایک جلسہ ربوہ میں مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۱ء کو ہوگا۔ تمام حصہ داران سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے صبح دس بجے مسجد مبارک ربوہ میں جمع ہو جائیں

فتح محمد سیال ماڈل ٹاؤن لاہور

قیمت اخبار الفضل اور جلسہ سالانہ

جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۱ء یا جنوری ۱۹۵۲ء کے پہلے اور دوسرے ہفتہ میں ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی خدمت میں اس لئے وی پی نہیں بھجوائے جا رہے۔ کہ وی پی کے خرچ کی احباب کو بچت ہو جائے۔

امید ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر احباب اپنا وقت بچا کر دفتر الفضل میں قیمت اخبار بھجوا دینگے سٹیج جلسہ سالانہ کے قریب ہی اخبار الفضل کا دفتر اُنکی سہولت کیلئے کھول دیا جائیگا ممکن ہے۔ کہ جن کی قیمت اخبار ۳۱ر دسمبر ۱۹۵۱ء کو یا جنوری ۱۹۵۲ء کے پہلے دو ہفتوں میں ختم ہو رہی ہے۔ وہ سب احباب جلسہ کے موقعہ پر حاضر نہ ہو سکیں۔ اسلئے بذریعہ اطلاع ہذا عرض ہے۔ کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ اُنکا اخبار جس میں جلسہ کی کاروائی درج ہوگی اُن کو باقاعدہ ملتا رہے تو وہ ضرور قیمت اخبار دفتر میں پہنچا دیں۔ بذریعہ منی آرڈر یا جسطرح وہ سہولت کیساتھ پہنچا سکیں۔ بصورت دیگر پرچہ روک کر اُنکی خدمت میں وی پی بھجوایا جائیگا۔ سابقہ دستور یہ تھا۔ کہ وی پی انکاری ہو کر واپس آنے کی صورت میں پرچہ روکا جاتا تھا مگر اس دفعہ یہ تبدیلی اس لئے آزمائی جا رہی ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ سے احباب فائدہ اُٹھا کر خرچ کی بچت کر لیں۔ اور تا آہستہ آہستہ وی پی کی انتظار کی عادت دور کی جا سکے۔

اُمید ہے کہ احباب کرام اسے نوٹ فرمالیں گے اور میعاد چندہ ختم ہونے سے قبل اپنی رقم دفتر ہذا میں دستی یا بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں گے۔ اختتام چندہ کا اعلان مورخہ ۲۵ر نومبر ۱۹۵۱ء ۲۷ر نومبر ۱۹۵۱ء ۲۸ر نومبر ۱۹۵۱ء یکم دسمبر ۱۹۵۱ء کے پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اسے براہ مہربانی ملاحظہ فرما لیا جائے۔ (مینیجر)

ہم ثواب و ہم خرما

دوران جلسہ سالانہ ۲۴ر دسمبر تا ۳۱ر دسمبر جو دوست اسٹیشن سے مختلف فرودگاہوں تک اُجرتاً سامان اٹھا کر استفادہ حاصل کرنا چاہیں۔ اُن کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مقامی پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق کے ساتھ اپنی اپنی درخواستیں ناظم استقبال جلسہ سالانہ کے پاس ۲۰/۱۲ سے قبل بھجوا دیں۔ (ناظم استقبال جلسہ سالانہ)

ٹائپسٹ کلرک کی ضرورت

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے لئے ایک ٹائپسٹ کلرک کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کی جائیں۔

ڈائرکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ
۸۰ اے ماڈل ٹاؤن لاہور۔

بقیہ لیڈر

صـ۳ سے آگے

یعنی مرتد کی سزا دی ہے۔ جو پیدائشی منکر اسلام کی سزا ہے۔ اگر پیدائشی منکر اسلام اسلامی حکومت کا وفادار ہو۔ تو اس کو کبھی حکومت کوئی سزا نہیں دیگی۔ البتہ اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے گا۔ لیکن اگر وہ حکومت کے خلاف بغاوت کا مرتکب ہوگا۔ تو اس کو حکومت سزا دے گی۔ جرم کی جو نوعیت ہوگی۔ اسی قسم کی سزا ہوگی۔ یعنی جسمانی حکومت کے خلاف جرم کی سزا جسمانی حکومت دے گی۔ روحانی حکومت کے خلاف جرم کی سزا وہ نہیں دیگی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ دیگا۔ جو دلوں پر حکومت کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح اسلام سے ارتداد کرنے والوں کا حال ہے۔ اگر وہ ملکی حکومت سے بغاوت کرے گا۔ تو اس کی سزا اس کو ملکی حکومت دیگی۔ اور اگر ملکی حکومت کا وفادار رہے گا۔ تو حکومت اسے سزا دینے کی مجاز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ خود سزا دیتا ہے۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۵۱ء

مرعوبیتِ فرنگ

"ایک خبر ہے کہ حکومت ترکیہ نے طے کر دیا ہے کہ جو ترک کمیونسٹ ہو جائے گا اسکو سزائے موت دی جائے گی۔ اس لئے کہ ایک ایسے ملک میں جس کا نظام غیر اشتراکی ہے کسی شخص کا اشتراکی ہو جانا ریاست اور سٹیٹ کے خلاف اعلان بغاوت ہے۔ اور باغی کی سزا موت ہے۔ اس فیصلے پر نہ برطانیہ نے کوئی احتجاج کیا ہے۔ اور نہ امریکہ کی رگِ تہذیب پھڑکی ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ حکم بالکل صحیح ہے۔ معلوم نہیں اب لوگ کیا کریں گے۔ جو مرعوبیت فرنگ کے باعث جب کسی مسلمان کی زبان سے یہ سنتے ہیں۔ کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ تو انہیں اس میں ظلم و تشدد کی بو آنے لگتی ہے۔ اور وہ شرما کر چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح اس "الزام" کی تردید کر دیں جو اسلام پر لگایا گیا ہے۔

ہم ترکوں کی اس خدمت اسلام کی قدر کرتے ہیں۔" (کوثر ۱۷ دسمبر ۱۹۵۱ء)

مندرجہ بالا نوٹ مودودی صاحب کے ترجمان "کوثر" میں شائع ہوا ہے۔ ذرا ایک ہی سانس میں گرم و سرد پھونکنے کا انداز ملاحظہ ہو کہ الزام تو دوسروں پر دھرا ہے کہ وہ مرعوبیت فرنگ کے باعث یہ کرتے ہیں۔ اور وہ کرتے ہیں۔ مگر اپنا حال یہ ہے کہ چونکہ ترکوں کے اس فیصلہ پر کہ جو ترک کمیونسٹ ہو جائے اس کو سزائے موت دی جائے گی برطانیہ نے کوئی احتجاج نہیں کیا ہے۔ اور نہ امریکہ کی رگ تہذیب پھڑکی ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک یہ حکم بالکل صحیح ہے۔ گویا ان خونی ملاؤں کو سند مل گئی ہے۔ کہ اسلام میں بھی مرتد کی سزا قتل ہے بھلا اب کون اعتراض کر سکتا ہے۔ اب یہ سوچنے کی ضرورت ہی کیا رہ جاتی ہے۔ کہ اختلاف عقائد کی بناء پر انسانی قتل اسلام میں بدترین افعال شنیعہ میں سے ہے۔ جس کا اصول روز روشن کی طرح درخشاں ہے کہ جس نے حق کسی کو قتل کیا۔ اس نے گویا جمیع نوع بنی آدم قتل کیا ان خونی ملاؤں کی سمجھ میں یہ بات کس طرح سما سکتی ہے۔ کہ ملکی سیاست زندگی کا صرف ایک شعبہ ہے ساری زندگی نہیں۔ اور اس لئے اسلام ملکی سیاست سے بالاتر اور وسیع تر روحانی نظام ہے۔ اور ایک انسان دین اسلام چھوڑ کر بھی ملک کا وفادار رہ سکتا ہے۔ خواہ اس ملک میں اسلامی قانون کے مطابق ہی حکومت کیوں نہ کی جاتی ہو۔

پھر یہی ترک جو کل تک ان خونی ملاؤں کے فتاوے کے مطابق خود ملحد و مرتد قرار پا چکے ہیں۔ جنہوں نے اپنے ملک میں عربی زبان میں نہ صرف اذان دینا ہی ممنوع قرار دے رکھا ہے۔ بلکہ عربی زبان میں قرآن کریم پڑھنے پر بھی پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ جن کے ملک میں لادینی نظام قائم ہے۔ اگر آج انہی ترکوں نے لادینی مفاد کے پیش نظر لادینی حکومتوں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے ملک میں رہتے ہوئے ایک ایسے ملک کی وفاداری کا اپنے ملک کے علی الرغم دم بھرنے والوں کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ جس سے اسے ہر وقت حملہ کا خطرہ ہے۔ تو اس کے اس فعل سے خدا جانے ان ملاؤں کی رگ خون آشامی کیوں اس قدر رقص میں آگئی ہے کہ وہی ترک نادان جس نے کل خلافت کی قبا چاک کر کے پھینک دی تھی۔ آج اس کی "خدمت اسلام" کے گن گانے کے لئے آمادہ ہیں۔

خدا کی شان ہے کہ جس ٹرکی کے دین میں یہ مولوی لوگ سو سو کیڑے نکالتے ہیں۔ جس کی فرنگ زدگی کا یہ عالم ہے کہ انہی کے نزدیک مغربی ممالک بھی شرم سے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔ جہاں مستورات کیبروں میں ناچتی محفلوں اور ہوٹلوں میں پیانو اور وائلن بجاتی ہیں۔ آج اسی ٹرکی کو اسلام کا مفتی اعظم سمجھ لیا گیا ہے۔ صرف اس لئے کہ برطانیہ اور امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ٹرکی نے اشتراکی بننے والے ترکوں کو ریاست اور سٹیٹ کا باغی قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ مولوی اچھی طرح جانتے ہیں کہ ٹرکی اس وقت غیر معمولی حالات سے دوچار ہے۔ اور اس نے کارل مارکس کے فلسفہ حیات کو ممنوع قرار نہیں دیا۔ بلکہ ان لوگوں کو باغی قرار دیا ہے۔ جو ٹرکی سے پیمان وفاداری توڑ کر روس کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔

بالغرض اگر ٹرکی نے نفس اشتراکیت کو ہی جرم قرار دیا ہے۔ تو چونکہ وہ ان ملاؤں کے نزدیک بھی محض ایک لادینی ریاست ہے۔ اس لئے اس نے اپنی لادینی ذہنیت کے مطابق اگر کوئی ایسا قانون بنایا ہے۔ جو اس کے خود ساختہ لادینی نظام میں قابل اعتراض نہیں تو یہ کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں بھی جو اللہ تعالٰے کا بنایا ہوا دین ہے وہی قانون جائز ہو جاتا ہے۔ یہ لوگ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ اعتراض تو دوسروں پر کرتے ہیں کہ وہ لادینی نظاموں کے اصولوں کے مطابق اسلامی نظام کا ڈھانچہ تیار کرنا چاہتے ہیں۔ مگر جب کسی اپنے خود ساختہ اصول کو جو پیچ اعوج میں لادینی اثرات کے ماتحت وہ اختیار کر چکے ہیں۔ جائز ثابت کرنا چاہتے ہوں۔ تو بجائے اس کے کہ قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں۔ لادینی نظاموں کی مثال پیش کر دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مارا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اللہ تعالٰے کا دین ہے جو قادر مطلق ہے۔ جس کو اپنے دین کی اشاعت کے لئے کسی دنیوی طاقت کی ضرورت نہیں۔ جو اپنی حکومت جسموں سے پہلے دلوں پر قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے آخری پیغام میں واضح الفاظ میں بیان فرما دیا ہے کہ

(۱) لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

(۲) من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر

(۳) لکم دینکم ولی دین

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ ہدایت بغاوت سے ممتاز ہو چکی ہے۔ جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہو جائے تمہارا دین تمہارے لئے اور میرا دین میرے لئے۔

یہ تو اللہ تعالٰے کا دین ہے مگر ہمارے ان مولویوں نے باطل دینوں سے مرعوب ہو کر اور اپنی کمزوری ایمان کی وجہ سے اللہ تعالٰے سے مایوس ہو کر باطل دینوں کے اصول اختیار کر لئے ہوئے ہیں۔ اور ان میں اتنے آسودہ ہو چکے ہیں کہ اپنے زعم باطل میں ان لادینی اصولوں کو بھی اسلام کے اصول سمجھنے لگے ہیں۔ اور وہ باطل اصولوں کی ظلمتوں سے اس قدر مانوس ہو چکے ہوئے ہیں کہ جب اسلام کی روشنی چمکتی ہے۔ تو ان کی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔

مثلھم کمثل الذی استوقد نارا فلما اضاءت ما حولہ ذھب اللہ بنورھم وترکھم فی ظلمات لا یبصرون صم بکم عمی فھم لا یرجعون۔

ان کی مثال اس شخص کی مثال کی طرح ہے۔ جس نے آگ جلائی۔ پس جب اس کا ارد گرد چمکنے لگا۔ تو اللہ تعالٰے ان کے نور کو لے گیا اور انہیں ظلمتوں میں پڑا رہنے دیا۔ یہاں تک کہ وہ کچھ نہیں دیکھتے۔ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں۔ پس وہ رجوع نہیں کرتے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں کم از کم پندرہ آیات ہیں۔ جن میں ارتداد کا ذکر ہے۔ مگر کسی میں مرتد کی سزا قتل نہیں آئی۔ بلکہ ایسی سزا کا ذکر ہے۔ جو اللہ تعالٰے دیتا ہے۔ اور احادیث سے بھی ثابت ہے کہ پیدائشی کافر کی طرح صرف ایسے مرتد کی سزا قتل ہے۔ جو حارب اللہ و رسولہ کی تعریف میں آتا ہے۔ نہ کہ نفس ارتداد کی سزا قتل ہے۔ تو یہ لوگ ناک بھوں چڑھا کر مونہہ موڑ لیتے ہیں لیکن لادینی نظاموں کی تقلید کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ جب برطانوی قانون میں High treason (غدر کبیر) کی سزا قتل ہے۔ تو نفس ارتداد کی سزا کیوں نہ قتل ہو سبحان اللہ کیا دلیل ہے؟ کہاں رام رام اور کہاں ٹیں ٹیں؟ دوستو سوچو تو سہی کہ جس طرح ایک پیدائشی منکر اسلام اسلامی حکومت کا وفادار رہ کر ملک میں رہ سکتا ہے۔ کیا برطانیہ کے خلاف پیدائشی (High treason) کا عقیدہ رکھنے والا بھی اسی طرح حکومت کا وفادار کہلا سکتا ہے برطانوی قانون میں حکومت سے وفاداری اور (High treason) متضاد اصطلاحیں ہیں۔ اجتماع ضدین ناممکن ہے لیکن تمہارے اپنے نزدیک بھی انکار اسلام اور حکومت اسلامی کی وفاداری متضاد اصطلاحیں نہیں ہیں۔ اور ایک منکر اسلام بھی ملک میں رہتے ہوئے اسلامی حکومت کا وفادار رہ سکتا ہے۔ پھر جب ایک مسلمان کہلانے والا اپنا دین بدل لیتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں اسلام کے روحانی نظریہ کو نہیں مانتا۔ مگر ملک کی اسلامی حکومت کا اسی طرح وفادار رہنا چاہتا ہوں۔ جس طرح پیدائشی منکر اسلام منکر اسلام رہ کر وفادار رہتا ہے۔ تو اس کو آپ کس طرح (High treason) کا مرتکب قرار دے کر واجب القتل قرار دے سکتے ہیں۔ (High treason) کا اطلاق تو صرف اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب کوئی ریاست سے وفاداری منقطع رکھتا یا توڑتا ہے جب ایک منکر اسلام خواہ وہ پیدائشی منکر اسلام ہو۔ یا بعد میں ایسا بن گیا ہو۔ ملکی حکومت سے وفاداری قائم رکھتا ہے۔ تو اس کو آپ غدر کبیر (High treason) کا مرتکب کس طرح قرار دے سکتے ہیں۔

یہی اصل فرق ہے جو اسلام نے حارب اللہ ورسولہ ہی کی شرط سے سمجھایا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۴ کے آخر میں)

ہمارے جلسہ سالانہ کی غرض و غایت

از محمد اجمل صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کی بنیاد ۱۸۹۱ء میں رکھی۔ اور اسی سال ۲۷، ۲۸ اور ۲۹ دسمبر کو یہ جلسہ قادیان میں منعقد ہوا اس جلسہ میں پچھتر احباب نے شمولیت اختیار کی۔ حضرت اقدس نے ۳۰ دسمبر کو ایک اشتہار شائع کیا۔ جو "فیصلہ آسمانی" کے ٹائیٹل پیج پر موجود ہے۔ اس میں حضور نے اس جلسہ کی اغراض بیان کیں۔ اور احباب کو اس میں شمولیت کے لئے تحریک کی۔

حضور نے اس جلسہ کی انعقاد کی جو اغراض بیان کی ہیں وہ میں حضور کے الفاظ میں ہی تحریر کرتا ہوں:-

اوّل۔ پہلی غرض اس جلسہ کی یہ ہے کہ تا اس جلسہ کے ذریعہ سے احباب کے لئے ایک موقعہ میسر ہو کہ وہ اپنے مرکز میں آئیں۔ اور وہاں کی برکات سے فائدہ حاصل کریں۔ کیونکہ انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ بغیر کسی سبب اور وجہ کے کسی چیز کے لئے تکلیف نہیں اٹھاتی۔ اور ویسے بھی ہر شخص کے لئے ناممکن ہے کہ وہ بار بار مرکز میں آئے۔ اس لئے اس سالانہ جلسہ کی وجہ سے احباب کے لئے یہ موقعہ میسر ہوگا۔ کہ وہ اپنے مرکز میں آئیں۔ اور وہاں آ کر مستفید ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:

"بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے۔ اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت کراہت معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے ...... اور چونکہ ہر ایک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا۔ کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ...... لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے مقرر کئے جائیں۔ جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالےٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔"

دوم۔ دوسری غرض یہ ہے کہ تا تمام دوست دعا میں شریک ہوں۔ کیونکہ اجتماعی دعا کو خاص قبولیت بخشی گئی ہے۔ اور پھر ایسے معارف اور روحانی خزائن سے بھی اپنے دامن کو بھریں۔ جو ان کی ایمانی ترقی کا باعث ہوں۔ حضور اقدس فرماتے ہیں:-

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہیگا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

سوم۔ تیسری غرض یہ ہے کہ جب تمام دوست اور احباب اپنے امام کے حضور پیش ہوں گے۔ تو امام ہمام بھی ان کے لئے دعائیں کریں گے۔ اور اس طرح انہیں پاک تبدیلی کرنے کا موقعہ ملے گا۔ حضور فرماتے ہیں

"نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف ان کو کھینچے۔ اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔"

چہارم۔ چوتھی غرض اور فائدہ اس جلسہ کا یہ ہے کہ سال کے دوران میں جس قدر نئے دوست احمدیت کے نور سے مستفید ہوں گے۔ اور سلسلہ میں داخل ہوں گے ان کو اپنے دوسرے بھائیوں کو دیکھنے اور روشناس ہونے کا موقعہ میسر ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں۔

"اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا۔ کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا ...... اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ عزت جل شانہ کوشش کی جائے گی۔"

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اغراض اور فوائد اس جلسہ کے بیان کئے ہیں۔ ان سے کون احمدی ہے جو مستفید نہ ہونا چاہتا ہوگا۔ ہر ایک احمدی کے دل میں یہ جذبہ اور تڑپ ہونی چاہیئے کہ وہ جلسہ میں شریک ہو۔ اور ان فوائد سے کما حقہ فائدہ حاصل کرے۔

بعض دوستوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم جو اس قدر دور دراز سے کرایہ خرچ کر کے جائیں گے۔ تو وہ یونہی ضائع جائے گا۔ اگر ہم وہی کرایہ چندہ کے طور پر بھیجدیں۔ تو وہ زیادہ مفید ہوگا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ وسوسہ سراسر شیطانی ہے۔ حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اسی خیال کا جواب ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس قسم کا خیال کبھی دل میں نہ آنا چاہیئے۔ ہمیشہ مرکز سے وابستگی رکھنی چاہیئے۔ اور وہاں آتے رہنا چاہیئے۔ مرکز سے زیادہ دیر تک علیحدگی بھی دل پر زنگ لگا دیتی ہے۔ اور بالآخر ایسا شخص ربقۂ احمدیت کو بھی اپنے گلے سے اتار پھینکتا ہے۔ بلکہ وہ لوگ جو دور دور رہتے ہیں۔ ان کو اس موقعہ کو غنیمت جاننا چاہیئے۔ اور جلسہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔

آجکل جب کہ ہمارا نیا مرکز تعمیر ہو رہا ہے۔ تو دوستوں کا اور بھی زیادہ فرض ہے۔ کہ وہ مرکز میں بار بار آئیں۔ اور سلسلہ کی ضروریات سے واقفیت حاصل کریں۔ اور اس کی تعمیر میں حصہ لیں۔ اور جلسہ سالانہ تو ایک سنہری موقعہ ہے۔ جس کو کبھی بھی اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔

آخر میں میں ان بھائیوں اور بزرگوں سے بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جو غریب ہیں۔ اور اس قدر استطاعت نہیں رکھتے۔ کہ وہ مرکز میں آ سکیں۔ اور اس جلسہ میں شمولیت اختیار کر سکیں تو ان کے لئے بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک گر بتایا ہے۔ جسکو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے فرماتے ہیں:-

"کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ سفر خرچ کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں۔ تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آ جائے گا۔"

ان سطور کے مطالعہ سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کہ حضرت اقدس کی کسقدر خواہش اور تمنا تھی کہ احباب کثرت سے اس میں شامل ہوں۔ اور غریب بھائیوں کو جلسہ میں شامل ہونے کا جو گر بتایا ہے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔

ربوہ لے جائے شمیم ایسی صبا کونسی ہے

اے مرے ربِّ علیٰ تیری رضا کونسی ہے
نقشِ باطل جو مٹا دے وہ دوا کونسی ہے

مجھ گنہگار پہ بخشش کی ہو ارزانی بھی
اور رحمت بھی ہویدا ہو وفا کونسی ہے

جذب و سوز سے معمور دعا کی تاثیر
فضلوں کو کھینچ کے لے آئے ہوا کونسی ہے

تیری الفت سے منوّر بھی ہو یکسر ہستی
ہو کرم گستری نازاں بھی ضیا کونسی ہے

خرخشۂ نفسِ دنی جس سے ہوں سارے پامال
فتنہ ہو بیم و رجا ختم دعا کونسی ہے

تیری نظروں میں جچیں زچ کے انزیں تا حشر
اپنی نصرت سے سکھا ایسی ادا کونسی ہے

اپنے محبوب سے کرتا تھا جہاں راز و نیاز
اے خدا مجھ کو دکھا غارِ حرا کونسی ہے

فتح اسلام نے پائی تھی جہاں پر جس سے
ہم میں بھی پیدا ہو وہ صدق و صفا کونسی ہے

رحم کرامتِ مرحومہ پہ پیارے رحمٰن
ہوئی معتوب جو کی ایسی خطا کونسی ہے

قادیاں دارِ اماں پر ہو مری جان فدا
اس سے اچھی بھلا دنیا میں فضا کونسی ہے

اب تو حضرت کی قدمبوسی کو بے چین ہے دل
ربوہ لے جائے شمیم ایسی صبا کونسی ہے

نشانِ رحمت کے بیسیوں چمکتے ہوئے نشانات

منصب خلافت اور اس کیلئے ایک نہایت کڑی آزمائش

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نظام روحانی واضح کرنے کے لئے ایک موٹی سی بات عرض کی جاتی ہے۔ اور پیشگوئی مذکورہ بالا کے تعلق میں ہماری طرف سے یہ آخری بات ہے۔ نشانات رحمت کے بشارت والے حصے بڑی وضاحت سے پورے ہوئے اور پورے ہو رہے ہیں۔ وہ پسر موعود جس کے بارے میں بوقت پیشگوئی چاروں طرف سے ہنسی اڑائی گئی۔ اور طرح طرح کی نالائق اور نازیبا باتوں سے اس کا ذکر کیا گیا۔ آج اپنے چمکتے ہوئے نشانوں اور علامتوں کے ساتھ زندہ موجود ہے۔ اور اپنے مقررہ فرائض بجا لا رہا ہے۔ اس صداقت صدنیر بیضا کی طرف دھیان نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ان انذاری نشانوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ کس وضاحت سے ایک ایک کرکے پورے ہوئے۔ اور ایک آدھ بات کی صورت وشکل بگاڑ کر گندہ دہنی سے اپنے گندے اندرونہ کا مظاہرہ کیا جاتا اور ناواقف لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس بات پر بھی ذرہ غور نہیں کیا جاتا۔ کہ اپنے مخالف رشتہ داروں کے مطالبہ پر کہ انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی کا نشان دکھلایا جائے۔ جب ان سے کہا گیا کہ یہ ایک نشانِ رحمت ہے۔ جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اس کو آزما لو۔ اس میں برکات کی بشارتیں بھی ہیں۔ اور کھلا کھلا انذار بھی ہے۔ نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق کی گئی ہے۔ اگر قبول کروگے۔ تو نشانِ رحمت والی بشارتوں سے حصہ پاؤگے۔ ورنہ اگر توبہ نہ کی گئی۔ تو سزا تمہارے لئے مقدر ہے۔

اب ہر سمجھدار شخص قیاس کر سکتا ہے کہ آیا ایسی درخواست ایک ایسے شخص سے جو اپنی نیکی و تقویٰ۔ زہد و پارسائی کی وجہ سے اور براہین احمدیہ کی تصنیف کے سبب اپنوں اور غیروں میں عالمگیر شہرت رکھتا ہے۔ اور بہت سے لوگوں کا اعتقاد اس کے متعلق ہے کہ وہ ولایت کے مقام پر ہے۔ اور مجدد وقت ہونے کے لائق ہے۔ یا اس حسن ظنی کے پہلو کو جانے دیجئے اور یہ فرض کر لیجئے کہ وہ دنیا میں اپنی بزرگی کا ڈھونگ رچانا چاہتا ہے۔ اسکی شادی دہلی کے ایک عالی نسب خاندان سادات میں ہوئے دو تین سال کا عرصہ نہیں گزرا۔ اس جھوٹی بزرگی کا ڈھونگ رچانے والے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ اپنے سے حسنِ اعتقاد رکھنے والوں کو چھوڑ اپنے سے بغض و کینہ رکھنے والے رشتہ داروں میں سے کسی کی لڑکی کے متعلق نکاح کا پیغام پہنچا کر یہ خیال کرتا ہے۔ کہ اس سے اسکی بزرگی کی دھاک قائم ہو جائیگی؟

یہ خیال حد درجہ کا احمقانہ ہے۔ بزرگی کا قائم ہونا چھوڑ اس پیغام سے تو بظاہر تھوڑا بہت حاصل شدہ اعتبار اور ساکھ کی خاک اڑنا یقینی تھی۔ ایک دنیادار دنیا کو فریب دینے کے لئے کبھی یہ راہ اختیار نہیں کرتا۔ وہ دنیا کو دھوکا دینے کے لئے دنیا کی نظر میں سج دھج کر اس کے سامنے اپنی ولایت کا ڈھونگ اور طریق سے رچائیگا۔ اور اپنی بیوی بچوں تک سے بظاہر الگ تھلگ رہ کر درویشی کا نعرہ بلند کرے گا۔ اور ہر مکر و فریب اور حیلہ بازی سے اپنے دام تزویر میں دنیا کو پھنسانے کی کوشش کرے گا۔ نہ یہ کہ وہ ایسی بات کرے جس سے دنیا اس کا مذاق اڑائے۔ اور چاروں طرف سے اسے گالیاں دی جائیں۔ چنانچہ وہ رشتہ دار جو پہلے سے آپؑ کے مخالف تھے۔ انہوں نے نکاح کے متعلق پیغام پہنچنے پر اسکی خوب تشہیر کی۔ اور مصنف براہین احمدیہ کو اپنوں اور غیروں کی نظر میں گرانے اور ذلیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ نشان نمائی اور نکاح کے لئے پیغام رسانی کا یہ واقعہ اس وقت ہوا۔ جبکہ ابھی مسیح موعود ہونے کا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا تھا۔ پیغام نکاح کا یہ واقعہ ۱۸۸۸ء کا ہے۔ اور دعویٰ مجددیت و امامت اور بیعت لینے کی ابتدا ۱۸۸۹ء میں ہوئی۔ گویا بظاہر عالمگیر رسوائی کی یہ راہ اختیار کرنے کا رستہ۔ موٹی سے تقریباً ایک سال پہلے کا ہے۔ یہ بزرگی کا ڈھونگ رچانے کی تدبیر بھی عجیب اور نرالی ہے۔ عقلمند اس سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ تدبیر دنیادار انسانوں والی تدبیروں کی طرح نہ تھی۔ یہ ایک نہایت ہی کڑوا گھونٹ تھا۔ جو بطور امتحان اور آزمائش کے آپؑ کو اسی طرح پینا پڑا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو امامت کے مقام پر کھڑا کئے جانے سے پہلے پلایا گیا۔ تا لوگوں کو معلوم ہو۔ کہ منصبِ امامت کا حقدار وہی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کی تکلیف و مصیبت اور ذلت و رسوائی برداشت کرنے کے لئے تیار ہو۔ (الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ۔ سورہ احزاب ع ۵) جو خدا تعالیٰ کے پیغامات پہنچاتے ہیں۔ اور اس کا پاس رکھتے ہیں۔ وہ لوگوں کی ایذادہی اور رسوائی کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ یہی وہ کڑوا گھونٹ تھا۔ جو لوگوں پر حجت پوری کرنے کی غرض سے آپ کو پلایا گیا۔ اور آپؑ نے اسے پیا۔ اس کے بعد منصب امامت پر کھڑا کئے جانے کا جو وعدہ (انی جاعلک للناس

اماماً۔ براہین احمدیہ حصہ چہارم ص ۵۰۳ ؍ ۵۰۹) کے الہام سے کیا گیا تھا آپؑ سے پورا کیا گیا۔

یہ امر کہ آپؑ کو نکاح کا یہ پیغام ناپسند تھا۔ اور آپؑ کے خلافِ مرضی تھا۔ آپؑ کے اس خط سے ظاہر ہے۔ جو آپؑ نے حضرت حکیم مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ جبکہ وہ جموں میں بطور طبیب شاہی کے ملازم تھے۔ یہ خط ۲۰ر جون ۱۸۸۶ء کا ہے۔ اور "الحکم" ۱۹۰۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے:۔

"مخدومی و مکرمی اخویم مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا اس عاجز نے جو آپ کی طرف لکھا تھا۔ وہ صرف دوستانہ طور پر بعض اسرارِ الٰہیہ پر مطلع کرنے کی غرض سے لکھا گیا تھا۔ کیونکہ اس عاجز کی یہ عادت ہے۔ کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ امور غیبیہ بتلا دیتا اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے تب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں مگر بالطبع طبیعت کارہ یعنی کراہت کرتی ہے۔ (ناقل) اور ہر چند اول اول یہ چاہا کہ امر غیبی موقوف رہے۔ لیکن متواتر الہامات وکشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔ بہر حال عاجز نے یہ عہد کر لیا ہے۔ کہ کیسا ہی موقعہ پیش آوے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے صریح حکم سے اس کے لئے مجبور نہ کیا جاؤں۔ تب تک کنارہ کش رہوں۔ کیونکہ تعدد ازدواج کے بوجھ اور مکروہات از حد زیادہ ہیں۔ اور اس میں خرابیاں بہت ہیں اور وہی لوگ ان خرابیوں سے بچے رہتے ہیں۔ جن کو اللہ جل شانہ اپنے ارادہ خاص سے اور اپنی کسی خاص مصلحت سے اور اپنے خاص اعلام و الہام سے اس بارگراں کے اٹھانے کے لئے مامور کرتا ہے تب اس میں بجائے مکروہات کے سراسر برکات ہوتے ہیں۔ آپ کے نوکری چھوڑنے سے بظاہر دل کو رنج ہے۔ مگر آپ نے کوئی مصلحت سوچ لی ہوگی۔ والسلام باقی خیریت ہے

خاکسار۔ غلام احمد عفی عنہ ۲۰ جون ۱۸۸۶ء"

اس خط سے ظاہر ہے کہ نہ صرف یہ کہ تیسرے نکاح کے متعلق آپؑ کی کوئی خواہش نہ تھی۔ بلکہ اس سے کراہت تھی۔ کیونکہ آپ کو اچھی طرح علم و احساس تھا۔ کہ اپنے گھر میں ایک زوجہ کی موجودگی میں اور رشتہ داروں کی مخالفت کے پیش نظر اور یہ کہ لوگوں میں اس کا اثر بجائے اچھا ہونے کے برا ہوگا۔ آپ ایسا پیغام دینا نہیں چاہتے تھے۔ مگر محض اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے نشان مانگنے والے بے دین رشتہ داروں کے لئے ان کو نشان دکھلانے کی یہی راہ اختیار کی ہے۔ آپؑ نے بھی حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی طرح خدا تعالیٰ کے حضور ذبح ہونے کے لئے گردن جھکا دی نہ اپنے احساسات کی پرواہ کی۔ نہ لوگوں کے طعن و تشنیع کی۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے بھی آپ کے ساتھ پسر موعود جیسا مبارک وجود عطا کرنے میں ویسا ہی سلوک کیا۔ جیسا کہ آپؑ کو وعدہ دیا گیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ آپ کو منصب امامت کے لئے چنا گیا۔ کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے میں اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر تھے۔ جن کے حق میں الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ آیا ہے۔ اور یہ عجیب اتفاق بلکہ موافقت اور یگانگت کا رنگ ہے۔ جو "بعشق محمد محرم" کا نعرہ لگانے والے مصنف براہین احمدیہ کو حاصل ہوا کہ مذکورہ بالا آیت بھی ازل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نکاح کے موقع پر جس میں آپؐ نے لوگوں کے طعنوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے متبنیٰ زیدؓ کی مطلقہ حضرت زینبؓ سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت نکاح کیا۔ جس کا ذکر سورہ احزاب میں کیا گیا ہے۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا (الذین یبلغون رسٰلٰت اللہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ) جو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں، وہ لوگوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہی شان "لا یخشون" آپؑ کے ایک غلام کو امتحان کا ایک نہایت تلخ پیالہ پینے پر نصیب ہوئی اور تب جا کر براہین احمدیہ والا وعدہ (انی جاعلک للناس اماماً) آپؑ سے پورا کیا گیا۔ آپؑ کو امام الزمان بنایا گیا۔ اور لوگوں سے بیعت لینے کا حکم ہوا۔ اور پھر آپؑ کی ذریت میں سے وعدہ کے مطابق بیسیوں چمکتے ہوئے نشانات کے ساتھ نشان رحمت کا موعود بھی دیا گیا۔ جو آپؑ کی صداقت پر زندہ گواہ ہے۔ مگر ان کے لئے جو دل اور آنکھیں رکھتے ہیں۔

پیشگوئی "نشان رحمت" لاریب اپنے اندر حیرت انگیز طور پر خدائے علیم و قدیر کے علم و قدرت کی بیسیوں زندہ شہادتیں رکھتی ہے۔ اور اگر کوئی نیک نیتی سے اس کے تمام حصوں کے متعلق یکجائی طور پر ہم سے تبادلہ خیال کرنا چاہے تو ہم اس کے لئے حاضر ہیں۔ ہماری طرف سے صرف یہی شرط ہے کہ حوالہ جات میں کتر بیونت اور کانٹ چھانٹ کی اجازت نہ ہوگی۔ اور نہ آداب گفتگو کے خلاف کوئی بیہودہ کلمہ منہ سے نکالا جائیگا بلکہ محض تحقیق حق مقصود ہوگا۔ اور اگر کسی مولوی کو فحش گوئی کا شوق ہوا۔ تو اتمام حجت کے بعد ہمیں "اہنی منی" کے واقعات مع گواہوں کے پیش کرنے کی اجازت ہوگی۔ تا لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ

احادیث نبویؐ

سودی لین دین

مرتبہ قریشی فصیح الدین صاحب جمیل

حضرت جابر فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سود کھانے والے۔ سود دینے والے۔ سودی تمسک رقم کرنے والے اور گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ علاوہ بریں ارشاد فرمایا کہ یہ سب نتیجۃً گناہ میں مساوی ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو سونا سونے کے عوض فروخت کیا جائے۔ چاندی۔ چاندی کے عوض۔ گیہوں۔ گیہوں کے عوض۔ جَو جَو کے عوض۔ کھجور۔ کھجور کے عوض اور نمک۔ نمک کے عوض بالکل مثل بمثل یعنی برابر۔ دست بدست اور جس نے وافر دیا۔ یا وافر حاصل کیا۔ اس کا لینا گویا سود لینے کے مترادف ہوگیا۔ اور سود لینے والا اور دینے والا گناہ میں مساوی ہیں۔ (مساوی)

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہؐ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا۔ سوائے سود خواروں کے اور کوئی باقی نہ رہے گا۔ اگر کوئی شخص ہوگا بھی تو اس کو سود کا اثر پہنچے گا۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کو سود کا غبار پہنچے گا۔

(احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا گیا۔ کہ خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجور خریدنے کی بابت کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تازہ کھجور خشک ہوکر وزن میں کم ہو جاتی ہے؟ جواباً عرض کیا گیا۔ "جی حضور" تو آپ نے اسکی بیع کے متعلق حکم امتناعی فرمایا۔

(مالک۔ نسائی۔ ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ معراج کی رات میرا گذر ایک قوم پر ہؤا۔ جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے (بڑے بڑے تھے) اور ان پیٹوں میں سانپ بھرے ہوئے تھے۔ جو پیٹوں کے باہر دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے پوچھا جبریلؑ یہ کون لوگ ہیں۔ کہا (یا حضرتؐ) یہ لوگ سود خوار ہیں (احمد۔ ابن ماجہ)

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں سے جو شخص کسی کو قرض دے۔ پھر قرض لینے والا اس کے پاس کوئی ہدیہ یا تحفہ ارسال کرے۔ یا سواری کے لئے کوئی جانور دے۔ تو وہ نہ تو سواری پر سوار ہو۔ اور اس کے ہدیہ اور تحفہ کو قبول کرے۔ مگر ہاں ایک استثنائی صورت یہ ہوسکتی ہے۔ کہ جبکہ قرض دینے سے قبل بھی اسی قبیل کا سلسلہ جاری ہو۔ (ابن ماجہ بیہقی)

حضرت ابی بردہ بن ابی موسیٰ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ میں وارد مدینہ ہوکر عبداللہ بن سلام سے ملاقی ہؤا۔ مجھ سے یوں گویا ہوئے۔ کہ تم ایسی زمین میں ہو۔ جہاں سود کی بہتات ہے۔ پس ایسی حالت میں تمہارا کسی پر حق ہو۔ (قرض ہو) اور وہ تمہارے پاس ہدیۃً بھوسہ کا ایک بوجھ یا جَو کا ایک بوجھ ارسال کرے۔ تو تم اس کو پائے استحقار سے ٹھکرا دینا اس لئے کہ وہ سود کا حکم رکھتے ہیں (بخاری)

حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر تو نے اپنے پھلوں کو اپنے مسلمان بھائی کے ہاتھ فروخت کیا۔ پھر ان پھلوں پر کوئی آفت نازل ہوئی۔ اور وہ تباہ وبرباد ہو گئے۔ تو تو اپنے بھائی سے کچھ بھی لینے کا حقدار نہیں اور تو ناحق اپنے بھائی کے مال کو کیوں لیتا ہے۔ (مسلم)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ روزنامہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

بقیہ صفحہ ۵ :-

فحش گوئی اور ہرزہ سرائی کا شوق رکھنے والے جو مولوی صاحبان ہیں۔ ان کی اپنی اصلیت کیا ہے؟ نیز یہ بھی معلوم ہو کہ ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خزینۂ عرفان اور گنجینۂ علم غیب نے پہلے سے فرما دیا تھا۔ کہ جب اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا اور قرآن مجید کے خالی حروف یعنی اس کا پرحکمت کلام ایک معمہ بن کر رہ جائے گا۔ پڑھنے والا اس کے معانی نہ سمجھے گا۔ اور جب مسجدیں ہدایت سے خالی ہو جائینگی۔ تو اس وقت کے علماء (شرّ من تحت ادیم السّماء) آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ پس ایسے مولوی صاحبان سے گفتگو کرنا بھی باعث عار ہے۔ ہاں طالبان صدق و صفا کی خدمت کے لئے ہم حاضر ہیں کہ جب چاہیں وہ تشریف لائیں اور پیش کردہ واقعات کے متعلق اپنی تسلی کرلیں۔! وما علینا الا البلٰغ ط والحمد للہ الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللہ (التبلیغ نمبر دسمبر ۱۹۵۱ء)

نازش رضوی کے نام

مکرمی!

سلام مسنون

میرے نوٹ "داستان حرم" کے جواب میں آپ کی تحریر آزاد میں پڑھی۔ جہاں تک مفصل جواب کا تعلق ہے۔ محترمی تنویر صاحب نے اپنے اداریہ مورخہ ۹/۱۲/۵ میں سیرحاصل بحث کی ہے۔ محض اس خیال سے کہ آپ نے مجھے مخاطب فرمایا ہے۔ چند سطور لکھنا ضروری خیال کرتا ہوں۔

نازش صاحب مجھے افسوس ہے کہ جس طرز تحریر کو آپ نے اپنایا ہے۔ وہ ہمارے ہاں پسندیدہ نہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر میں کوشش بھی کروں تو بھی اس میدان میں آپ کی گرد کو نہیں پہنچ سکتا۔ یہ میدان بہرحال آپ کا ہے اور آپ ہی اس کے شہسوار ہیں۔

جہاں تک آپ کے لفظ "رحیل" کی بحث کا تعلق ہے۔ مجھے آپ کی تبحّر علمی مسلّم۔ اور یہ بھی تسلیم کہ آپ بحر معانی کے غواص ہیں۔ مگر خدارا یہ تو بتائیے کہ اگر "رحیل" کے ساتھ "سوئے خلد" کا قرینہ بھی موجود ہو۔ تو اس کے معنی سوائے موت کچھ اور بھی ہوسکتے ہیں۔ آپ کا یہ انکشاف دنیائے لغت پہ گراں قدر احسان ہوگا۔ ورنہ جہاں تک اردو کے عام محاورہ کا تعلق ہے۔ رحلت کا لفظ بغیر کسی قرینہ کے بھی موت ہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

نازش صاحب محترم:۔ میں نے اپنے نوٹ میں آپ کے ذاتی عقیدہ پر تو بحث نہ کی تھی۔ اور نہ ہی میں نے یہ لکھا تھا کہ نازش صاحب حیات مسیحؑ کے عقیدہ سے تائب ہوکر وفات مسیح کے قائل ہوگئے ہیں۔ میرا مقصد لکھنے سے صرف اس قدر تھا۔

ع کہ حقیقت خود کو منوالیتی ہے مانی نہیں جاتی

یا یوں کہہ لیجئے کہ "جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے"

آپ کا شعر بحق آپ کے اب بھی محفوظ ہے۔ آپ اب بھی اس میں ضروری ترمیم کرکے اپنا مطلوبہ مفہوم پیدا کرسکتے ہیں۔ مگر گستاخی معاف۔ موجودہ صورت میں آپ کے شعر کے وہی معنی ہیں۔ جو اس عاجز نے آپ کی خدمت میں عرصہ ہؤا عرض کر دیئے تھے۔ اگر آپ کو میری بات پر اعتبار نہ آئے تو کسی اور سخن فہم سے استصواب فرما لیجئے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اپنے اس خادم کے خیال کو درست پائیںگے

تبلیغی کانفرنسوں کا ڈھونگ اور سیرۃ نبوی کے جلسوں میں ہڑبونگ

سادہ لوح مسلمانوں کو جہاد و تبلیغ کے نام پر کانفرنسیں کرکے لوٹنے والے اور حضرت سلطان الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے جلسوں میں ہڑبونگ مچانے والے مدعیان اسلام وخلق محمدی کے نمائشی دعویداروں کے چنگل سے رہائی دلانے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تعلیم کو عام کیا جائے۔ قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ اس مقصد عظیم کے حصول کا پہلا کامیاب ذریعہ ہے۔

درخواست ہائے دعا

منشی محبوب عالم صاحب، مالک راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور کئی روز سے بعارضہ قلبی بیمار ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔

(۲) شیخ نیاز محمد صاحب گوجرانوالہ بہت عرصہ سے فالج اور درد گردہ .... امراض میں مبتلا ہیں۔ اور ان امراض کے علاوہ معدے اور جگر میں بھی خرابی ہے اور حالت تشویشناک ہے — احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

(۳) مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک لمبے عرصہ سے سخت مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔

(۴) سید رسول شاہ صاحب جیکب آباد کو دل کی تکلیف ہے

(۵) مکرم ملک اللہ رکھا صاحب سلطان پورہ لاہور کئی روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار چلے آتے ہیں۔

(۶) بشیر احمد صاحب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ بعض امور میں کامیابی حاصل ہونے کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ احباب سب کیلئے دعا فرمائیں

ولادت

(۱) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال سادھوکے ضلع گوجرانوالہ کو مورخہ ۱۲/ ۱۲/ ۵۱ء بروز بدھوار اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔

(۲) میاں محمد صادق صاحب ابن میاں عبدالمجید صاحب کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کے نیک خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے ۱۲/۱۳ دسمبر ۵۱ء کی درمیانی شب کو دوسری لڑکی عطا فرمائی۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درازی عمر اور نیک و صالح بننے کی درخواست ہے۔ خاکسار سید محمود احمد آف ... اوسی

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد ارسال فرمائیں۔ کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر ان کی طرف سے قیمت دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہوگی۔ ان کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں جلسہ کے موقع پر اگر انہوں نے رقم ادا نہ کی۔ اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی۔ تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائے گی۔

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ دیں

حکومت اسرائیل مزید یہودیوں کی آمد پر پابندی عاید کردیگی

تل عفیف ۱۷ دسمبر اسرائیل کی طرف سے تمام دنیا سے یہودی پناہ گزینوں کو بلانے کی پالیسی اختیار کرنے کے باعث ملک کی آبادی اس کے اقتصادی ذرائع سے کہیں زیادہ سرعت رفتاری سے بڑھ رہی ہے ۱۹۴۸ء میں جب ملک معرض وجود میں آیا تھا۔ تو یہاں صرف ساڑھے سات لاکھ یہودی تھے۔ لیکن اب ان کی تعداد ساڑھے بارہ لاکھ کے قریب ہو چکی ہے۔ اب اسرائیلی مزید یہودیوں کی آمد پر پابندی عائد کرنیوالے ہیں۔ ابھی تک کوئی سخت اقدام نہیں کیا گیا۔ جو یہودی ایسے علاقوں سے آنا چاہیں جنہیں بہت زیادہ مشکلات والا تسلیم کیا جاتا ہے۔ انہیں اب بھی بلا روک ٹوک آنے کی اجازت ہوگی۔ لیکن جن علاقوں میں شدید مفلسی کا دور دورہ نہیں ہے وہاں سے آنے والوں پر پابندی لگائی جا رہی ہے

ان علاقوں سے آنیوالے ۸۰ فی صدی افراد کو ۳۵ سال سے کم عمر کا ہونا یا کسی نہ کسی ہنر کا جاننا لازمی ہوگا۔ ان اقدامات اور دنیا بھر کے یہودی اداروں کی طرف سے امداد سے اسرائیلیوں کو امید ہے کہ وہ مزید بحران کی روک تھام کر سکیں گے (اسٹار)

امریکی برطانوی کمپنی اور شیخ کویت کے درمیان تیل کا معاہدہ

لندن (بذریعہ ریڈیو) کویت کے تیل کے چشموں میں کام کرنیوالی امریکی اور برطانوی کمپنیوں کی طرف سے لندن میں ایک مشترکہ بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ ان کمپنیوں اور کویت کے حکمران کے مابین ایک معاہدہ ہو گیا ہے جس کے مطابق یہ کمپنیاں تیل کے چشموں سے تیل نکالا کرینگی اور اس طرح انہیں جو منافع ہوگا۔ اس کا نصف کویت کے حکمران کو ملے گا۔ اور نصف کمپنیاں وصول کریں گی۔

بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں سے شیخ کویت اور کمپنیوں کے درمیان تیل کی مراعات حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو مذاکرات جاری تھے۔ وہ ایک معاہدہ کی صورت میں پایہ تکمیل تک پہنچ گئے ہیں۔ ان مذاکرات کی وجہ سے تمام حل طلب امور بھی طے ہو گئے ہیں۔ اب کویت کے مالیات اور خام تیل کی پیداوار میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جائے گا۔

شیخ کویت نے معاہدہ میں یہ شرط بھی درج کرائی ہے کہ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء سے کمپنیوں کو انکم ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ اس طرح کویت کی آمدنی کہیں زیادہ بڑھ جائے گی۔

ملایا کے اشتراکیوں کے خلاف مہم تیز کر دی جائے گی

لندن ۱۷ دسمبر۔ توقع ہے کہ اس ہفتے برطانوی وزیر نوآبادیات کے ملایا سے واپس آنے پر کمیونسٹوں کے خلاف مہم کو تیز کرنے کے لئے اہم فیصلے کئے جائینگے۔ بعض اخبارات میں قیاس آرائیاں کی گئی ہیں کہ "ہیجان خیز" نوعیت کے فیصلے کئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ مہم کی رہنمائی کا کام کسی سپریم کمانڈر کے سپرد کیا جائے گا۔ اور ایسے اقدامات کی سفارش کی جائے گی۔ جن میں ملایا کی مخلوط آبادی کی مکمل امداد و اعانت حاصل کی جائے گی۔ (اسٹار)

لندن ۱۷ دسمبر مقامی سیاسی حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ ویت نام کے وزیراعظم اور فرانسیسی حکام کے درمیان بلند سطح پر گفت وشنید جاری ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان سفیروں کا تبادلہ کیا جائے (اسٹار)

نوبل پرائز حاصل کرنیوالے کو امریکہ داخل نہ ہونے دیا گیا

روم ۱۷ دسمبر۔ پنسلین کی ایجاد کے لئے تحقیق و تدوین کرنیوالے اور اس دوائی کی تحقیق پر مشترکہ طور پر نوبل پرائیز حاصل کرنیوالے ڈاکٹر ارنسٹ چین کو امریکہ میں داخل ہونے کے لئے ویزا نہیں دیا گیا۔ اٹلی میں امریکی حکام کا بیان ہے کہ ڈاکٹر چین جرمنی میں پیدا ہوئے تھے۔ مگر اب برطانوی شہری بن چکے ہیں۔ انہیں اس قانون کے تحت ویزا نہیں دیا گیا جس کی رو سے اشتراکیوں اور فاشزم سے تعلق رکھنے والوں کے داخلے کی ممانعت ہے۔ ڈاکٹر مذکور آجکل اطالوی محکمہ صحت کے شعبۂ تحقیق کے صدر ہیں۔ انہوں نے بڑی سختی سے اس امر کی تردید کی کہ ان کا کسی رجعت پسندانہ سیاسی ادارے سے تعلق ہے

ڈاکٹر چین ہٹلر کے برسر اقتدار آنے کے بعد ۱۹۳۶ء میں برطانیہ آگئے تھے اور پھر آکسفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر بھی رہے۔ (اسٹار)

برطانیہ میں سڑک کے حادثات

لندن ۱۷ دسمبر۔ اکتوبر میں برطانیہ میں سڑک کے کل ۱۸۰۵۹۰ حادثات ہوئے۔ جن میں ۸۰۴ افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ تعداد اکتوبر ۱۹۵۰ء کے حادثات کی کل تعداد سے ۷۹۶ زیادہ ہے لیکن مہلک حادثات میں تین کی کمی ہے۔ اکتوبر میں سائیکل چلانے والے ۹۴ بچے حادثات کا شکار ہوئے۔

پیدل چلنے والے ۲۳۳ بچوں کو حادثات پیش آئے یہ گذشتہ سال سے ۴۳ زیادہ ہیں۔ (اسٹار)

ریاست حیدرآباد کے مسلمانوں پر مظالم کا اعتراف

نئی دہلی ۱۷ دسمبر۔ صدر کانگرس پنڈت جواہر لال نہرو نے آج حیدرآباد میں ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کے غیر ملکی مقبوضات مثلاً گوا اور پانڈیچری کو بالآخر ہندوستان میں شامل ہونا ہی پڑے گا۔ آپ نے کہا ہندوستان کے آزاد ہو جانے کے بعد یہ ممکن نہیں ہے کہ کسی غیر ملکی طاقت کا ملک کے کسی حصہ پر قبضہ ہو۔

عثمانیہ یونیورسٹی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ میری خواہش ہے کہ یہ ادارہ ترقی کرے۔ لیکن اگر آپ ریاست کو تقسیم کرنے کی باتیں کرتے رہے تو یونیورسٹی ترقی نہیں کر سکے گی۔

آپ نے ان مظالم کا بھی ذکر کیا جو ہندوستان میں ریاست کی شمولیت کے بعد رضاکاروں اور حیدرآبادی عوام پر ڈھائے گئے آپ نے کہا میں ان حقائق کو چھپانا نہیں چاہتا کیونکہ یہ اب ایک پرانی کہانی ہو چکے ہیں۔

سرحد کی نئی کابینہ کے پانچ ارکان کے ناموں کا اعلان

پشاور ۱۷ دسمبر کل پچھلے پہر صوبہ سرحد کی نئی کابینہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ نئی کابینہ پانچ ارکان پر مشتمل ہے۔ خان عبدالقیوم خان وزیر اعلیٰ اور میاں جعفر شاہ سابق وزیر تعلیم بھی نئی کابینہ میں شامل ہیں۔ کابینہ کے دوسرے ارکان خان بہادر جلال الدین (ہزارہ) نائب صدر صوبائی مسلم لیگ مسٹر ایم آر کیانی (کوہاٹ) جنرل سیکرٹری صوبائی مسلم لیگ اور مسٹر محمد ایوب خان (مردان) کمانڈنٹ صوبائی مسلم لیگ

نیشنل گارڈز ہیں۔

پرانی کابینہ میں سے وزیر صحت خان محمد فرید خاں کو نئی کابینہ میں شامل نہیں کیا گیا۔

نئی کابینہ میں مختلف وزراء کو حسب ذیل محکمہ جات تفویض کئے گئے ہیں۔

(۱) خان عبدالقیوم خاں وزیر اعلیٰ مالیات نظم ونسق (سیاسی اور پالیسی) تعمیرات عامہ۔ صنعت، کمپنیاں بجلی۔ محکمہ قانون عدلیہ اور اسلحہ جات

(۲) میاں جعفر شاہ:۔ تعلیم، زراعت۔ جنگلات گنے اور الاؤنس۔ سول سپلائز۔ تاریخی تحقیق۔ آثار قدیمہ۔ سروے۔ مردم شماری۔ گزٹ اور اوقاف

(۳) خان بہادر جلال الدین:۔ بلدیات۔ بجالیات آبادکاری۔ حیوانات اور منڈیاں۔ سٹیشنری ویرنٹنگ۔ قومی بچت کی سکیمیں۔ سابق فوجیوں کی بحالی۔

(۴) مسٹر ایم آر کیانی:۔ شفاخانہ جات صحت عامہ اطلاعات۔ جیل۔ انتخابات۔ سرکاری املاک۔ بہبودی کے انتظامات

(۵) محمد ایوب خاں:۔ مالی امداد باہمی کے ادارے شہری دفاع۔ موٹر ٹرانسپورٹ۔ آبکاری (۵) و محصولات — پانچ پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے ناموں کا اعلان بھی کر دیا گیا ہے۔ کوہاٹ کے خان محمد اسلم خان چیف پارلیمنٹری سیکرٹری ہونگے۔ باقی کے نام یہ ہیں نواب قطب الدین۔ خان محمد یعقوب خان۔ ملک راجہ سرور خان۔

فرانس نے تیونس کے مطالبہ کو منظور کرنے سے انکار کر دیا

پیرس ۱۷ دسمبر۔ حکومت فرانس نے تیونس کے حق خود مختاری کے مطالبے کے جواب میں جو مراسلہ ارسال کیا ہے اس کی وجہ سے تیونس میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔ مسٹر رابرٹ شومان وزیر خارجہ فرانس نے کل تیونس کے ۳۱ اکتوبر کے مراسلہ کے جواب میں لکھا ہے کہ حکومت خود اختیاری کے لئے سب سے پہلے میونسپل اصلاحات ناگزیر ہیں وزیر خارجہ فرانس نے اپنے جواب میں لکھا ہے۔ ۷ اگست ۱۹۵۰ء میں تیونس اور فرانس کے درمیان سمجھوتہ میں طے ہوا تھا کہ میونسپل اصلاحات رونما کی جائیں گی اور گرینڈ کونسل قائم کی جائیگی جس میں تیونس کے عوام اور فرانسیسیوں کو مساوی نمائندگی حاصل ہوگی۔

ٹیونسی وفد کے قائد نے کہا ہے کہ ہم نے اپنے مطالبہ کے منظور ہونے کی صورت میں ٹیونس کے فرانسیسی باشندوں کو کافی حقوق دینے کی ضمانت دی تھی

ٹیونس میں ایک لاکھ ۶۰ ہزار فرانسیسی باشندے آباد ہیں۔ ان اطالوی نوآبادکاروں کی بھی خاصی تعداد ہے۔ جن کو فرانسیسی قومیت اختیار کرنے کا حق دیا گیا ہے ٹیونس میں فرانسیسی باشندوں کو سرکاری ملازمتیں بھی حاصل ہیں۔ ٹیونس کی مقامی آبادی ۳۵ لاکھ ہے